

جواہرِ معارف

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

ستارہ امتیاز

جَوَاهِرِ عَارِفِ

یکے از تصنیفات

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی
ریسرچ ایسوسی ایٹ یونیورسٹی آف مونٹریال
کینیڈا

خانہ حکمت _____ ادارہ عارف
۲۔ اے نور ویلا۔ ۲۶۹۔ گارڈن ویسٹ کراچی ۳۔ (پاکستان)

نورِ امامت و چراغِ ہدایت کے پرانے

میرے بہت ہی عزیز دوست، ادارہٴ عارف امریکا کے چیف ایڈوائزر اکبر اے۔ علی بھائی، اور ان کی نیک سیرت رقیقہ حیات محترمہ شمسہ ریکارڈ آفیسر نورِ امامت و چراغِ ہدایت کے پروانوں میں سے ہیں، آپ دونوں ارضی فرشتوں کو علم و حکمت سے نہ صرف ذاتی طور پر عشق ہے، بلکہ ساتھ ہی ساتھ وہ بڑی شدت سے یہ بھی چاہتے ہیں کہ یہ نعمتِ عظمیٰ پیاری جماعت میں عام ہو جائے، چنانچہ وہ اس سلسلے کے نیک عمل میں ہر وقت بھر پور حصہ لے رہے ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزالی

کراچی

۲۱ فروری ۱۹۹۴ء

فہرست

صفحہ	مضمون	شمار
الف	حرفِ آغاز	
۳	محسنِ دگر	۱
۶	بابِ نبیؐ	۲
۸	شاہِ سلطان	۳
۱۰	بابِ الکریمؐ	۴
۱۲	نعتِ نبیِ اکرمؐ	۵
۱۴	صد مشردہایِ جان	۶
۱۷	نور مولانا کریمؑ (۱)	۷
۱۹	نور مولانا کریمؑ (۲)	۸
۲۲	جانِ بہرمان	۹
۲۵	دیدۂ جان	۱۰
۲۸	امامِ زمانؑ	۱۱
۳۰	حبلۂ جانان	۱۲
۳۲	امامِ مبینؑ	۱۳
۳۵	جماعتِ حسنة	۱۴

حرفِ آغاز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - آپ آیہ مصباح کو خوب غور سے پڑھیں (۲۴)

اور بعد کی دونوں آیتوں کو بھی، ان تینوں آیات کو یہ کہہ کے ہر لفظ میں کما حقہ غور کرنا ہو گا، خصوصاً نُورٌ عَلٰی نُورٍ، فِی بُیُوتٍ....، اور رِجَالٌ...

میں، پھر اس حقیقت میں کوئی شک باقی نہ رہے گا کہ نور ہمیشہ ایک ہی ہے، اسکا بڑا روشن ثبوت نُورٌ عَلٰی نُورٍ ہے اور فی بیوت کا اشارہ یہ بتاتا ہے کہ

منظیر نور زمین پر ہے اور لفظ رِجَال (مردان) سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ انبیاء و ائمہ علیہم السلام کے عوالمِ شخصی میں نور خداوندی کا یہ چراغ فروزان جاری و ساری رہا ہے۔

نور کی اولین نسبت خدا سے ہے، اس کے بعد رسولؐ سے، پھر امامؑ سے، پھر مومنین و مومنات سے نور منسوب ہو جاتا ہے، پس نور کے بہت سے اوصاف و کمالات ہیں، جیسے نورِ الہی یا نورِ انواریت، نورِ نبوت، نورِ امامت، نورِ انزل، نورِ عرش، نورِ قرآن، نورِ ہدایت، نورِ معرفت، نورِ یقین، نورِ علم، نورِ ویدار، نورِ محبت، نورِ عشق، نورِ ذکر، وغنیہ۔

جاننا چاہئے کہ ایک ہی نور ہے جو تمام انوار کا مجموعہ ہے اور ہم

ب

یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایک ہی نور کی بہت سی تجلیات ہیں، اب ہم اس مقام پر نور کی اس تجلی کی کوئی بات کرنا چاہتے ہیں، جس کا نام تجلیِ نجات یا تجلیِ عشق ہے، کیونکہ ہمارے عظیم المرتبت پیروں کے باطن میں نورِ مطلق نے عشق کے روپ میں اپنا جلوہ دکھایا، تب ہی ان بزرگوں نے ایسے پُر مغز و پُر حکمت گنان، قصائد و غیرہ بنائے، اور نورِ عشق کی روشنی میں اپنے اپنے مریدوں کی رہنمائی فرمائی، آج ان کا انتہائی مفید اور عظیم کارنامہ ہماری نیک نیت جماعت میں زندہ اور جاری ہے اور انشاء اللہ اسی طرح رہتی دنیا تک زندہ اور فائدہ بخش رہے گا۔

گنان، قصیدہ، اور منقبت دراصل ایک ہی چیز ہے، جبکہ اس کا مقصد ایک ہی ہے، اس میں کئی انمول جواہر ایک ساتھ ہوتے ہیں، مثال کے طور پر روح الایمان کی پاکیزہ زندگی، عشقِ ہولاکِ بہشتی شرابِ حویث و قنائیت، آتشِ عشق سے غفلت و وسوسہ کے ہر اٹیم کا علاج، عقل کے لئے علم اور روح کے لئے عبادت (کیونکہ امام ہی خدا کا امّ اعظم ہے) روحانی ترقی، عشق کے روپ میں جانان کا دیدار، آنسوؤں کے بیش بہا موتی، سکونِ قلب، اور بہت کچھ، بہت کچھ، بہت کچھ۔
خداوندِ تعالیٰ جس حقیقی محبت کو **أَشَدُّ حُبًّا** (۱۵) یعنی بہت سخت محبت کا نام دیتا ہے، تو یقیناً وہ عشقِ الہی کے سوا اور کوئی چیز نہیں، اور یہ بھی معلوم ہے کہ خدا کا عشق رسول کے ذریعے سے اور آنحضرت کا عشق امام کے وسیلے سے ممکن ہے، اور دوسرا کوئی طریقہ

ہے ہی نہیں، پس امام عالی مقام کی محبت کے تین بڑے فضائل ہیں :

۱۔ اول یہ خود حضرت امام کی محبت ہے،

۲۔ دوم یہ پیغمبر اکرمؐ کی محبت ہے،

۳۔ اور سوم یہ اللہ پاک کی محبت ہے،

پس یقیناً معلوم ہوا کہ منقبت میں نعت رسولؐ پر شیدہ ہے اور نعت میں حمد باری تعالیٰ نہان ہے، پھر اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہو سکتی ہے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں دیکھنے سے یہ تاثر ملتا ہے کہ شاعر و شاعری دو قسموں میں ہیں، چنانچہ قسم اول کے شعراء وہ ہیں جو ہدایت سے وابستہ ہونے کی وجہ سے حق کی حمایت کرتے ہیں اس لئے ان کی شاعری جہاد کا درجہ رکھتی ہے، ممکن ہے کہ انہیں روح القدس کی نایب بھی حاصل ہو اور اشعار میں کم یا زیادہ حکمت بھی ہو، جبکہ دوسرے شعراء صراطِ مستقیم سے ہٹ کر ہیں، لہذا ان کی شاعری باعثِ گمراہی کے سوا کچھ بھی نہیں (دیکھئے سورہ شعراء (۲۶) آیت ۲۲۲ تا ۲۲۷)۔

جو حمایتِ حق کی حکیمانہ شاعری ہے وہ عرفانی ادب بھی ہے، خدا کا را اور جذبہ جان نثاری کی تعلیم بھی، اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کی عملی محبت بھی ہے، چنانچہ اس بندہ حقیر نے نہ صرف اپنی ذات ہی میں منظوم کلام کی گونا گون برکتوں کا تجربہ کر لیا، بلکہ اس کو یہ بھی معلوم ہوا کہ مومنین و مومنات کے حق میں ایسی نظمیں شرابِ جنت کا کام کرتی ہیں، جن میں حقیقی

روحانیت اور نورِ امامِ زمان علیہ السلام کی تجلیوں کا ذکر موجود ہو۔
 ”جو اہلِ معارف“ اس بندہ ناچیز کی فارسی نظموں کا مجموعہ ہے جو
 اہلِ بیتِ اطہار کی تعریف و توصیف پر مبنی ہے، اس کا اب یہ عالمی زبان
 (انگلیش) میں ترجمہ! اے میرے خدا! اگرچہ یہ کوئی نیا احسان نہیں ہے،
 بلکہ تیرے بڑے بڑے احسانات کا سلسلہ چلتا ہے تو پھر میں شکر گزار ہی
 کے آنسوؤں کا نذرانہ کیوں پیش نہیں کرتا ہوں! یا احسانات کے نیچے دب
 کر کیوں نہیں مرتا! یا اللہ! مجھے میرے علمی دوستوں سے قربان کر دے،
 فدا کر دے، کیونکہ وہ اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام کے علم کی روشنی
 پھیلانے کی خاطر دن رات بے مثال خدمات انجام دے رہے ہیں، یا
 رب العزت! ہر نیک کام میں اہلِ ایمان کی مدد فرما! آمین!

نصیر الدین نصیر ہونزائی
 کہاجی

۱۸ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ
 ۶ ستمبر ۱۹۹۳ء



مُحْسِنِ دُكْرٍ

یارِمن! جامتہ نوپوش و محسنِ دُگر آ
 با جهان ساز و بر اندازِ زمان پُرہنر آ
 قصرِ شامانہ تن ساختہ چون قصرِ بہشت
 بتوزیباست شہازود درین قصرِ در آ
 ہچو خورشید پس گزہ گل دیر مکن
 برق دار از افقِ مشرقِ دین زود بر آ
 بتوزیبا نبود آ نکہ نشینی بر خاک
 نورِ چشمِ دلِ ما! آہنشین در نظر آ
 یار و اغیار ہمہ منتظرِ دورِ تو اند
 ای تو استادِ قدیم باصفتِ تازہ تر آ

دیده ام دیده دل مردمک دیده تُوای
 با همان حبلوه دگر بار مراد نظر آ
 جگر بیدار تو این تلخی جان می نرود
 ای تو شیرینی جان! با همه قند و سکر آ
 گرچه من راه نشیم تو شهنشاہ دو کون
 شفقت و مهر نما وز پی ما چون پدر آ
 تا همه ماه رخان عاشق روی تو شوند
 نور رویت بنامایه شمس و قمر آ
 با جلالت بنشین بر سر منند که شه ای
 با همه عظمت شامانه و با کتر و قر آ
 تو که داری ز ازل تجربه جنگ فلک
 شاه مردان! تو بی جوشن و تیغ و سپر آ
 با همین بال و پرت کی برسی از پی او
 باز گرد ای که تو خواهی! بدگر بال پر آ
 جستجوی کن و مضارح سعادت دریا
 پس بگنجینه اسرار شو و پر گهر آ

پیش آن شاه که خواننده لوح دل توست
 از خود آگاه شو و با ادب و با خیر آ
 گر تو از جوهر فلک عرض شکایت داری
 از ره صدق و صفا پیش شه دادگر آ
 زان درختی که بود پاک و پُر از میوه مدام
 نخوش بخور میوه دانش، هله زیر شجر آ
 شادی و قهر می ای دل! شه دیدار رسید
 ای غم، بجز! ازین سبیش مرنجان بسرا
 بی پناه تو همه ملک دلم رفته زدست
 باز باشکیر جان با همه فتح و تظفر آ
 تو لطیفی و هنرهای فداوان داری
 گر بظاهر نرسی نور شو و در نظر آ
 دلم از بی اثری آهین پُر زنگ شده
 با همان معجزه داود تو با صد اثر آ
 در ره عشق چو در یوزه گری بنشینم
 ای مریه چارده! هر بار ازین ره گذر آ
 تا نصیب بهر نثار قدمت جان بدهد
 ای شه و جان جهان! باز بجزین دگر آ

باب نهم

حق شناس از مرتضیٰ شویاز حق جو تو تراب

آفتاب از نور جو یا نور را از آفتاب

نقطه آغاز قرآن نیک بشناس پس بیاب

علم و حکمت از الف تا یا و رای اکتساب

گر ز حق نور و کتابی بر ملا نازل شده

از کتابش نور شناس یا بنور او کتاب

باب شهر علم احمد مجتبیٰ علیؑ نبود کسی

گوز دیوارش در آتی یا ز سوی راه تاب

در حقیقت باشین مصطفیٰؐ باشد علیؑ

از دلیل نص قرآن هم ز روی انتخاب

امر ایزد از سه رو بود دست بهر مردمان

و حی خاص و هم حجاب هم رسول مستطاب

در تنجیم صاحب امر خدایاتم بود

عارف ادشو که یابی راه حق را از حجاب

آن حجابِ سرِّ وحدتِ شہِ کریمِ العصرِ ان
 اوست نورِ مصطفیٰ ہم جانشینِ یوتراب

از چہ گفتی نورِ حقِ مرجا ہلان را کو رو کر
 گز بودی منظرِ حقِ یا حجابی با خطاب

**Institute for
 Spiritual Wisdom
 and
 Luminous Science**

Knowledge for a united humanity

شاه سلطان

شاه سلطان مظهر نور خداست
در حقیقت مصطفی و مرتضاست

در سخا و در کرامات و علوم

مثل شاه من درین عالم کجاست

فیض بخش آدمیت در نهان

سالکان دین حق را رهنماست

ذکر و فکرش راحت جان و دلم

مهر پاکش چشم جانم راضیاست

مطلع انوار رحمت او بود

آنکه نورش را درین عالم بقاست

گنج مخفی گردانی او بود

راست گویم نور ذات کبریاست

واله عشقش نه من تنها شدم

همچو جان من بسی جا تنها فداست

از قدم های میان
 هر کسی مخمورِ حجامِ مرجاست
 گرچه راه عشق باشد پُر خطر
 غم ندارم چون علی مشکل کثاست
 حضرت سلطان محمد شاه امام
 روی تو آئینه ایزد نماست
 شمع جمع عاشقان با صفا
 باغ الفت را گل زینت فزاست
 جان فداکن ای نصیرِ بی نوا
 جان جان تو امیرِ دوسراست

باب الکریم

بایع بسم اللہ و باب شہر علم احمدی
 مجتہد علی بنو د کہ قول مصطفیٰ و تفسیر است
 اوست باب گنج های علم قرآن حدیث
 ہر کہ زمین در اندر آید بامراد و بانوا
 بی در و دیوار نمود خانه و باغ جہان
 قصر دین را بی در و دیوار پنداری خطا
 این کہ حق گوید زمان نور و کتبی آمدہ
 نور حق در کاملی پنهان کتابش بر طاعت
 لمعہ های عکس نورش را کنون آئینہ کیفیت
 اھلی و اشرفی از آل پاک مصطفیٰ است
 کعبہ بمقصود عالم آنچه نمان سلطان دین
 نور مولا شہ کرم الحق کنون نور خداست
 رہبر دنیا و دین و حامی اسلامیان
 ظاہر و باطن بنور حق و قائم رہنماست

یاد تشریف قدومش باد از باب الکریم
 "شغف" را بشمار سالِ هجرت خیر الوری ^{ست}

مژده جان بخش باد اهر فدائی را که او
 گر تواند خدمت دینی و کارش بی ریاست

قط نوٹ : صفحہ ۱۱

این قطعہ لطیف بوقوع تشریف آوری حضرت مولانا شاہ کریم الحسینی
 صلوات اللہ علیہ بہ علاقجاتِ گلگت و ہونزہ در سال "شغف" ۱۳۸۰ھ گفتہ شد،
 ویک خاصیت ظاہر این قطعہ چنانکہ آغاز ہر شعری ازین اشعار علی الترتیب
 از حرفی میشود کہ در عنوان "باب الکریم" است، و باب الکریم دروازہ
 محرابی است از سنگہای تراشیدہ کہ فدائیان حیدرآبادہ (ہونزہ)
 آن را تعمیر کردہ اند، تا تشریف آوری مولانا حاضر امام ملا دران ناحیہ
 علامتی و یادگاری باشد، و اشارہ معنوی آن بدان حکمت است کہ امامت
 باب نبوت بودہ همچنانکہ از موضوع نظم ظاہر است۔

نعت نبی اکرم

کلام خدا دان کلام محمد
 سخن گفته یزدان ز کلام محمد
 کتاب خدا معجزه بی مثالی
 گواه کمال کلام محمد
 خداوند برتر نوازش نمود
 بتکریم لولاک بکلام محمد
 خدایش نشانید بر عرش عزت
 مقامیست محمود مقام محمد
 گهرهای حق ادویا و مرسل
 خدا سفته اندر نظر کلام محمد
 برون از حساب و فزون از شمار
 درود الهی بنام محمد
 در آمد بدین خدا عالمی
 با حکام شرع و محاسن محمد

کشد بویِ رحمن ز سویِ یمن
 غذایِ جلالی مشامِ محمدؐ
 کسی را که بختش کند یارِ مندی
 فتد از عقیدت بجایِ محمدؐ
 نبیِ و علی هست مولایِ حاضر
 بُود در دو عالم دوامِ محمدؐ
 پیامِ محمدؐ پیامِ امامت
 پیامِ امامت پیامِ محمدؐ
 کنون شد کریم آلِ پاکِ نبیِ دان
 برو میکنم احترامِ محمدؐ
 شده کشفِ اسرارِ حقِ بردلم
 چو شد جانِ من مستِ جامِ محمدؐ
 فدایِ امامی که از آلِ اوست
 تن و جانِ زارِ غلامِ محمدؐ
 چه خوش خواند نورش بگوشِ نصیر
 کلامِ خدا هم کلامِ محمدؐ

صدمشردهای جان

صدمشردهای جان که امامِ زمن رسید
 نورِ ظهورِ شعشعته زوالمئن رسید
 پیش و پیش جنودِ ملائک چو مصطفی
 باعزت و جاه و مرتبه چون بوالحسن رسید
 گنجینهٔ جواهران پنج گنج دین
 این جامع فضائل آن نخبین رسید
 پیرِ رنگ و بو کند نفس گلشن وجود
 چون فصلِ تو بهارِ باغِ حُجین رسید
 دل‌های عاشقان بحقیقت دیارِ یار
 ای دل مبارکت که شهم در وطن رسید
 جانم ز بوی یار ز سر زنده گشت و گشت
 آن مایهٔ بخشِ نافهٔ مشکِ متن رسید
 آن اخترِی که از اثرش سنگ لعل گشت
 آن آسمانِ فاقصِ دُرِّ عدن رسید

در مکتبِ حقائقِ دین بهرِ درسِ روح
 آموزگارِ بانجبرِ هر سخن رسید
 گاه از ره عیان و گهی از سبیلِ جان
 از بهرِ جسم و جان تو سر و علم رسید
 خورشیدِ نورِ عینِ جالش طلوع کرد
 بر جانِ عاشقانِ بخشِ ضوئنگن رسید
 عاشقِ مشو بنو خطیِ باغِ این جهان
 در باغِ جانِ چو نسبتِ سرو سخن رسید
 در بزمِ رازِ معرفتِ جانِ عاشقان
 بویِ نفیختِ فییه از آن خوش دهن رسید
 آن عقلِ کلُّ برایِ صلاحِ جهانِ دین
 آموزگارِ هر هنر و علم و فن رسید
 مرغِ روانم از قفسِ تن پریده بود
 چون آمدی تو، باز روانم بتن رسید
 سازم فدایِ خاکِ رهش قطرهٔ روان
 بحرِ محیطِ جانِ چو درین انجمن رسید

بشگفته چون گلاب رخ و رنگ عاشقان
 آن مایه بخشش رنگِ حقیقِ مین رسید
 نمود و چاره کرد طبیبِ شفیقِ جان
 با مہرِ خویش چاره گیر ہر محن رسید
 فکرِ مشوشِ دلِ من جملہ محو گشت
 روح سکون و امن و قراری مین رسید
 دل سرد کن ز عشق صنم خاتہ وجود
 نورِ جمالِ صانع ہر گلبدن رسید
 برسان بہ عاشقانِ جمالش نصیرِ زار!
 صد مؤدایِ جان کہ امامِ زمن رسید

نور مولانا کریم

ای شہِ دَورِ قیامت نور مولانا کریم
 ماہِ گردِ دَورِ امانت نور مولانا کریم
 بر زمین و آسمان نورِ خدای ذوالجلال
 باعثِ فضل و کرامت نور مولانا کریم
 دیدۀ باطنِ چویدہی شاہِ مُلکِ دل شوند
 مملکتہا زیرِ گامت نور مولانا کریم
 ای خوشا دیوِ جہالت از جہانِ خواہد گریخت
 از نہیبِ دَورِ تامت نور مولانا کریم
 جانِ من با توست این تن سایہٴ آن جانِ خوش
 عالمِ امن و سلامت نور مولانا کریم
 با ہزاران نام یک نوری بہرِ دَورِ عیان
 در جہان باشد دو امت نور مولانا کریم
 جامعِ الاسماست نامتِ اکرم و مکرم توای
 جانِ فدا سازم بنامت نور مولانا کریم

یافته عاشق ز تو گنج مرادِ دو جهان
 از گهر های کلامت نور مولانا کریم
 جز وصال تو نخواهد این جهان و آن جهان
 آنکه شد مخمورِ جامت نور مولانا کریم
 ای سپهرِ عقل و جانِ فیض بخش و نور بار
 کم نباشد فیضِ عامت نور مولانا کریم
 مرکزِ علمِ حقائقِ روحِ مبسوطِ دو کون
 دینِ قائم در نظامت نور مولانا کریم
 چشمِ جانِ عاشقان را نورِ تو نورِ نظر
 گوشِ هوشِ شان پیامت نور مولانا کریم
 عشق دیده صد قیامت از قیامت پیشتر
 از تو هر دم صد قیامت نور مولانا کریم
 رام نشود تو سنِ دورانِ بشا مان و مهبان
 خوشش تو را ان اندر لجامت نور مولانا کریم
 جلوه های رنگ برنگ بینند در دنیا ی دل
 از رخ ماهِ تمامت نور مولانا کریم
 مگر مانده هدیه ناپیچیز را چیزی شمار
 از نصیر الدین غلامت نور مولانا کریم

نور مولانا کریم

مشرقِ انوارِ یزدان نور مولانا کریم
 مطلعِ اسرارِ عرفان نور مولانا کریم
 کسوتِ دیگر، ہی پوشید آن یارِ قدیم
 جلوہٴ با بنمود در حبان نور مولانا کریم
 توہمان سلطانِ دینی امتحان از ما بگیر
 حاضر ہر عصر و دوران نور مولانا کریم
 مخزنِ علمِ حقائق معدنِ نور و صفا
 عالمِ اسرارِ قرآن نور مولانا کریم
 چشمِ دل بکشا و برقِ رُویِ زیائش ببین
 تاسِ شناسی جان و جانان نور مولانا کریم
 ظہرِ آلِ محمدؐ ہم ز اولادِ علیؑ
 محل و اشرف ز انسان نور مولانا کریم
 رہبرِ اسلام امامِ ماشہ دین نور حق
 شاہِ مردانِ ماہِ خوبان نور مولانا کریم

حاتم روحی سخی جان و دل نورِ عقول
 مصدرِ اکرام و احسان نورِ مولانا کریم
 جوہرِ روح مقدس گوہرِ امیرالہ
 نائب و مند زبندِ سلمان نورِ مولانا کریم
 عروۃ الوثقی کتاب اللہ و حبیب اللہ بحق
 مظہرِ آیاتِ رحمان نورِ مولانا کریم
 پادشاہِ عالمِ دین و الٰہی دُنیاوی دل
 تاجدارِ ملکِ ایمان نورِ مولانا کریم
 اخترِ برجِ تجمل ماہِ گردونِ خیال
 آفتابِ کونِ رخشان نورِ مولانا کریم
 ای نسیمِ جانِ فزای باغِ فردوسِ برین
 نورِ رویِ حور و خلیمان نورِ مولانا کریم
 بحرِ گوہرِ زای جانہا آسمانِ فیضِ بار
 چشمہ سارِ آبِ حیوان نورِ مولانا کریم
 عقلِ کل و روحِ کل ہم مصطفیٰ ہم مرتضیٰ
 مجمعِ پیدا و پیتہان نورِ مولانا کریم

یوسفِ سنِ زمانِ ای شاهِ خوبانِ جهان
 ای بهارِ باغِ رضوانِ نورِ مولانا کریم
 منبعِ دریایِ رحمتِ مخرجِ علمِ و ادب
 فیضِ بخششِ ابرنیشانِ نورِ مولانا کریم
 حامیِ دینِ محمدِ در لباسِ مرتضیٰ
 کافرانِ رایغِ برانِ نورِ مولانا کریم
 پنجتنِ رایکتیِ ای مقصدِ مطلوبِ کل
 مذہبِ و دینِ مریدانِ نورِ مولانا کریم
 یا امید آمد بدر گاہتِ نصیرِ ناتوان
 تا کنی هر مشکلِ آسانِ نورِ مولانا کریم

جانِ جهان

ای شہِ دینِ جلالِ حق جانِ جهانِ جهانِ جان
 آئینہٴ جمالِ حق جانِ جهانِ جهانِ جان
 نورِ نبیؐ آخرین ذاتِ علیؑ و جانشین
 خسر و تختِ ملکِ دینِ جانِ جهانِ جهانِ جان
 مقصدِ پریش است روشنی بلند و پست
 اصلِ کلِ ہر آنچه هست جانِ جهانِ جهانِ جان
 مہرِ پہرِ فضل و وجود، ماہِ منیرِ ہر وجود
 برجِ ستارۂ شہود جانِ جهانِ جهانِ جان
 مطلبِ جانِ مرادِ دلِ ثمرۂ روحِ کشادِ دل
 فتحِ کنِ بلادِ دلِ جانِ جهانِ جهانِ جان
 مصحفِ ناطقِ خدا بر رہِ حق تو رہنما
 عقدہٴ کشایِ عقلِ ما جانِ جهانِ جهانِ جان
 شاہِ جهانِ معرفتِ صاحبِ جو دوہست
 از تو نجاتِ آخرتِ جانِ جهانِ جهانِ جان

حج و نماز مومنان قبلہ جانِ عاشقان
 کعبۂ حنی عارفان جانِ بہانِ بہانِ جان
 ای تو وزیرِ انبیا یارِ ظہیرِ اولیا
 رُوحِ منیرِ اوصیا جانِ بہانِ بہانِ جان
 ساتی بر زمِ نورِ جانِ شاہدِ دلِ شہِ عیان
 از رہِ روحِ مدد رسانِ جانِ بہانِ بہانِ جان
 خامۂ نقشِ کلِ نگارِ لوحِ وجودِ کلِ مدار
 قلعۂ بسطِ کلِ حصارِ جانِ بہانِ بہانِ جان
 آتشِ عشقِ را سببِ ماہِ مجسمِ شہِ عرب
 افضلِ و اشرفِ نسبِ جانِ بہانِ بہانِ جان
 گاہِ جوانِ و گاہِ پیدِ گہہ تو شہی گہی وزیر
 عذرِ پذیرِ و دستگیرِ جانِ بہانِ بہانِ جان
 رنگِ و بہارِ باغِ دلِ مشعلِ جانِ چراغِ دل
 از تو علاجِ داغِ دلِ جانِ بہانِ بہانِ جان
 جلوتہِ طورِ عاشقانِ نورِ ظہورِ عاشقان
 ای تو سرورِ عاشقانِ جانِ بہانِ بہانِ جان

ای تو ستونِ آسمان از تو قرارِ این جهان
 این همه تن تو عطل و جانِ جانِ جهانِ جانِ جان
 گنجِ سخا و لطف و وجودِ کانِ مرادِ نفع و سود
 جوهرِ ذاتِ هست و بودِ جانِ جهانِ جانِ جان
 برقِ سوارِ تیز رس ای همه بینِ پیشِ و پس
 از دو جهانِ مرا تو بس جانِ جهانِ جانِ جان
 ای کششِ بهارِ جان، مایهٔ لاله زارِ جان
 دلِ بیدِ گلخدا رِ جان، جانِ جهانِ جهانِ جان
 جانِ نصییرِ بی قرارِ بادِ نثارِ تا مدار
 یار و نگار و شهریارِ جانِ جهانِ جهانِ جان

دیدة جان

ای فسورخ دو جهان نور حیان دیدة جان
 بوسید آئینه ذات یگان دیدة جان
 ای نماینده اسرار حقایق ز ازل
 ای شیخ عالم دل روح دروان دیدة جان
 ای رساننده ارواح بمعدن یقین
 با همه مرتب و عظمت و شان دیدة جان
 ای کشاینده ابواب تماشا ی وجود
 عاشقان مست فنا و توشان دیدة جان
 ای نگارنده انواع نقوش دو جهان
 مایه دولت صاحب نظران دیدة جان
 معدن وجود سخا مخزن افضال و نوال
 گنج علم و حکم و راز نهان دیدة جان
 کار ساز همه کس حاضر هر جا و زمان
 بهمه حال دو عالم مگردان دیدة جان
 ساقی کوثر و تسنیم، شیخ سحر و قصور
 مالک و خواجہ نیران و بنان دیدة جان
 رمز عنوان مضامین شراتع پرئسل
 معنی و مقصد تقریر و بیان دیدة جان

جز وجودت همه فانیست ولیکن تو بخود
 حتی و باقی همه عصر و زمان دیده جان
 از همه باب تو ای غایت غایات و کون
 همه بین و همه داین دو جهان دیده جان
 نقطه جامعه حکمت و علم و هنری
 مرکز دایره کون و مکان دیده جان
 ناشناسی و تحریف همه زین دیده تن
 باعث معرفت و امن امان دیده جان
 همه بیگانگی و کثرت ازین دیده تن
 خوشبختی و وحدت مبرود دران دیده جان
 موجب تیرگی حرص بود دیده تن
 شمع تجرید همه زنده دلان دیده جان
 نور مولای کریم دیده جان من و توست
 جلوه گر نور فشان در دل و جان دیده جان
 منظر گلشن انوار تجلای صفات
 می توانی که بر بینی به همان دیده جان
 ای جالالت سبب راحت جان دل ما
 ای شهنشاه همه ماه رخسان دیده جان
 ای نصیر گفته خود را به یکی مصرع درآر
 به تو هرگز نرسد و هم و گمان دیده جان

امام زمانؑ

منظوم کردگار امام زمان
 زبیر کامگار امام زمان
 وارث و عترت نبی و علی

صاحب ذوالفقار امام زمان
 قبله دین و کعبه ایمان

مقصود کردگار امام زمان
 معدن علم و مخزن عرفان
 مایه افتخار امام زمان

مصحف ناطق و کتاب مبین

لادی نامدار امام زمان
 دستداران با حقیقت را

مونس و نغمسار امام زمان
 نور خلاق کائنات بود

دائماً آشکار امام زمان

زمره مومنان عالم را
 ذکر لیل و نهار امام زمان
 خانه حکمت محمدا
 باب عالی وقار امام زمان
 عاشقان جمال معنی را
 دلبر گلغدار امام زمان
 در ظهورات نور می بینم
 واحد و صد هزار امام زمان
 من چو بلبل ز جان و دل شیدا
 جان باغ و بهار امام زمان
 از چه ترسیم تا ابد بوده
 شهر ما را حصار امام زمان
 من گدای کریم دور انم
 شاه عالی تبار امام زمان

جلوة جانان

جلوة جانان من نور دل و جان من
 نور دل و جان من جلوة جانان من
 پیرِ سخن دین من بارِ دگر شد جوان
 بارِ دگر شد جوان پیرِ سخن دین من
 مسندِ سلطان من جان و دل عاشقان
 جان و دل عاشقان مسندِ سلطان من
 مایه ایمان من عشق رخ دکشش
 عشق رخ دکشش مایه ایمان من
 نوگل خندان من چشم جهان خیره کرد
 چشم جهان خیره کرد نوگل خندان من
 ساقی مستان من بزم طرب ساز کرد
 بزم طرب ساز کرد ساقی مستان من
 یوسف دوران من جلوه بجانها نمود
 جلوه بجانها نمود یوسف دوران من

طائر خوشخوان من نغمه مرموز خواند
 نغمه مرموز خواند طائر خوشخوان من
 جوهرت در آن من سید حقائق نمود
 سید حقائق نمود جوهر قرآن من
 منظر هدیزدان من هست بدنیایان
 هست بدنیایان منظر هدیزدان من
 بلبل خوشخوان من نظم نصیری ز توست
 نظم نصیری ز توست بلبل خوشخوان من

امام مبینؑ

نورِ سما و زمین نورِ امام مبین
 چشمِ دل نورِ بین نورِ امام مبین
 افضلِ دهر و زمان اکملِ کون و مکان
 اعظمِ دنیا و دین نورِ امام مبین
 افسرِ فوجِ ملکِ ماکمِ خلقِ خلک
 شاهِ زمان و زمین نورِ امام مبین
 عقلِ عقولِ همه ذکرِ قبولِ همه
 روحِ مکان و مکان نورِ امام مبین
 در صدفِ این جهان گشته نهان و عیان
 مخزنِ درّ ثمین نورِ امام مبین
 باعثِ اعزاز و جاه بر همه تو پادشاه
 کیدِ تو کیدِ متین نورِ امام مبین
 رهبرِ راهِ رشاد و خسروِ اقلیمِ داد
 قاضیِ روزِ پسین نورِ امام مبین

باز پسِ آخرین پیش رویِ حاضرین
 سرورِ اولین نورِ امامِ مبین
 شاهدِ صد رنگِ جانِ اساقیِ بزمِ جان
 از همه زود دل نشین نورِ امامِ مبین
 عالمِ مافیِ ضمیرِ عینِ کتابِ میر
 از رگِ جانها قرین نورِ امامِ مبین
 مکتبِ توحیدِ حقِ معبدِ تجبیدِ حق
 معنیِ عرشِ برین نورِ امامِ مبین
 قیلہ گہ عاشقانِ سجدہ گہ عارفان
 مسجد و شہرِ امین نورِ امامِ مبین
 بیخِ نگر دو ز حال روز و شبِ ماه و سال
 دورِ مہین و کہین نورِ امامِ مبین
 سبعِ مثانی توای گنجِ معانی توای
 منظرِ حقِ الیقین نورِ امامِ مبین
 کونِ جلال و جمالِ عالمِ فضل و کمال
 ای سببِ عالمین نورِ امامِ مبین

مایه ده ابیا پادشہ اولیا
 برہمہ اشیا گزین نورِ امامِ مبین
 یا صفتِ تن عیان جوہرِ نورش نہان
 ظاہر و باطن حسین نورِ امامِ مبین
 تہا جِ امامت بہ سر لہسِ ولایت بہ بر
 نورِ خدا بر جبین نورِ امامِ مبین
 لادی راہِ نجاتِ نضرِ سبیلِ حیات
 ساقیِ کاسِ معین نورِ امامِ مبین
 گنجِ نہانِ وجودِ معدنِ احسانِ وجود
 راحتِ جانِ حزمین نورِ امامِ مبین
 رازِ عصایِ عجیبِ برترِ دعایِ مجیب
 خاتمِ حکمتِ بگین نورِ امامِ مبین
 گفت بہ آخرِ نصیحتِ وصفِ شہدنیِ نظیر
 برتر از ان و ازین نورِ امامِ مبین

جماعت خانہ

درونِ نقطۂ توحیدِ بایِ بسمِ اللہ
 حقیقتِ نہانِ نکتہ و لیّ اللہ
 علیست رہبرِ راہِ خدا و پیغمبر
 بگیر دامنِ اوتارسی بمنزلِ جاہ
 امامِ جن و بشر صاحبِ لواہِ حشر
 امیرِ ہر دو سرا بادشاہِ این درگاہ
 سخیِ جملہ خلائقِ کریمِ دشمنِ دوست
 علیِ عالی و آمرزگارِ جرم و گناہ
 بحکمِ حضرتِ مولایِ حاضر و ناظر
 خوشا شریفِ مقامیکہ شد عبادتِ گاہ
 مبصرانِ حقیقتِ شناسِ کونِ صفا
 کند کحلِ بصرِ خاکِ راہِ این درگاہ
 زہویِ لشکرِ غمہا چرا تو می ترسی
 بیا بخانہٗ مشکلِ کشا تراست پناہ

بیا مریدِ شهنشاہِ دین امامِ زمان
 ز بارگاہِ امامت ہر آنچه خواہی خواہ
 بشو باشکِ ندامت اگر تو دانا ای
 ترا کہ جامتہ جانِ عزیز گشتہ سیاہ
 دلِ من و روِ عشقِ تو بعد ازین جانا
 اگر بروں رود از راہِ تو بیار براہ
 مرا بحضرتِ حق، بیج طاعتی نبود
 بجز وظیفہٴ عشق و دعایِ نالہ و آہ
 نقاب را بکشای فروغِ دیدہٴ جان
 کہ تا پچہرہٴ زیبایِ تو کنیم نگاہ
 ز رنجِ ظلمتِ غم گر نجات می خواہی
 بیا بخانہٴ نورِ زمانہٴ شام و بگاہ
 برین دراست صلائی نصیحتِ بی سامان
 دہند آنچه بخواد ہد ز لطفِ حضرت شاہ

کتبہ بسید شوکت حسین رضوی



www.monoreality.org